

متفرق سوالات

[المورد میں خطوط اور ای میل کے ذریعے سے دینی موضوعات پر سوالات موصول ہوتے ہیں۔ المورد کے شعبہ علم و تحقیق اور شعبہ تعلیم و تربیت کے رفقا ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے منتخب سوال و جواب کو افادہ عام کے لیے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔]

اسلام میں تصویر اور موسیقی

سوال: تصویر اور موسیقی کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ (عدنان اکرم)

جواب: اسلام میں تصویر اور موسیقی بذات خود حرام نہیں ہیں۔ البتہ، ان کے ساتھ اگر کوئی آلائش لگی ہوئی ہو تو وہ انھیں مکروہ یا حرام بنا دیتی ہے۔ مثلاً، فحش تصاویر بنانا حرام ہے۔ مشرکانہ تصاویر اور مجسمے بنانا حرام ہے۔ اسی طرح وہ موسیقی جو سفلی جذبات پیدا کرتی ہے یا وہ جس کے ساتھ شراب و کباب کی محفلیں برپا ہوتی ہیں، وہ حرام ہے۔ تصویر اور موسیقی کے بارے میں حدیثوں میں جو کچھ آیا ہے، وہ اسی حوالے سے آیا ہے۔

اسلام میں سود کی حیثیت

سوال: اسلام میں سود کی کیا حیثیت ہے؟ (منصور احمد)

جواب: اسلام میں سود کھانا صریحاً حرام ہے۔ اس کی حرمت پر استدلال کرتے ہوئے غامدی صاحب

نے اپنی کتاب ”میزان“ کے باب ”قانون معیشت“ میں لکھا ہے:

”سود بھی ایک ایسی ہی اخلاقی نجاست ہے جس میں ملوث افراد اور ادارے دوسرے کے نفع و نقصان سے قطع نظر ہر حال میں منافع بٹانے کے لیے اپنے مقروض کے سر پر سوار رہتے ہیں۔ عربی زبان میں اس کے لیے رِبُوا کا لفظ مستعمل ہے۔ قرآن نے اس کے لیے یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ عربی زبان سے واقف ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے مراد وہ معین اضافہ ہے جو قرض دینے والا اپنے مقروض سے محض اس بنا پر وصول کرتا ہے کہ اس نے ایک خاص مدت کے لیے اُس کو روپے کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ قرآن مجید نے اسے پوری شدت کے ساتھ ممنوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں فرمایا ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ، ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا: إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا. فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (۲: ۲۷۵)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت کے دن اٹھیں گے تو بالکل اُس شخص کی طرح اٹھیں گے جس کو شیطان نے اپنی چھوت سے پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے کہا: بیع بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے اور تعجب ہے کہ اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ جس کو اُس کے پروردگار کی یہ تشبیہ پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ وہ لے چکا، سولے چکا اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اور جواب اس کا اعادہ کریں گے تو وہی اہل دوزخ ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

اسی سورہ میں آگے فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا، إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ. فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ، لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. (۲: ۲۷۸-۲۷۹)

”ایمان والو، اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے خبردار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل رقم کا تمہیں حق ہے، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔“

ان آیات میں سود خوروں کے قیامت میں پاگلوں کی طرح اٹھنے کی وجہ قرآن نے یہ بتائی ہے کہ وہ اس بات پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ نے بیع و شرا کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرا دیا ہے، دراصل حالیکہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب ایک تاجر اپنے سرمایے پر نفع لے سکتا ہے تو ایک سرمایہ دار اگر اپنے سرمایے پر نفع کا مطالبہ کرے تو وہ آخر مجرم کس طرح قرار پاتا ہے؟ قرآن کے نزدیک یہ ایسی پاگل پن کی بات ہے کہ اس کے کہنے والوں کو جزا اور عمل میں مشابہت کے قانون کے تحت قیامت میں پاگلوں اور دیوانوں ہی کی طرح اٹھنا چاہیے۔“

(میزان ۵۰۸-۵۰۹)

متعین مدت میں متعین اضافہ لینا

سوال: کیا ہر شے پر متعین مدت میں متعین اضافہ لینا حرام ہے میری مراد یہ ہے کہ مکان کا کرایہ بھی تو متعین مدت میں متعین اضافہ ہی ہوتا ہے؟ (منصور احمد)

جواب: مکان کا کرایہ لینا حرام نہیں ہے، بلکہ روپے کا کرایہ، یعنی سود لینا حرام ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ان اشیاء پر کرایہ لینا جائز ہوتا ہے جو استعمال کی جاتی ہیں، صرف نہیں کی جاتیں۔ مثلاً جب آپ گھر کرایے پر لیتے ہیں تو آپ اسے بیچ کر اس کے عوض کوئی اور مال نہیں لیتے، بلکہ مکان جیسے ہوتا ہے ویسے کا ویسا پڑا رہتا ہے، بس آپ اس میں رہائش اختیار کرتے ہیں اور جب آپ روپیہ قرض پر لیتے ہیں تو آپ اسے مکان کی طرح ایک جگہ پر پڑا نہیں رہنے دیتے، بلکہ اسے مارکیٹ میں صرف کر کے اس کے بدلے میں کوئی اور شے لیتے ہیں، پھر اسے کہیں لے جا کر بیچتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے کاروبار میں ہو سکتا ہے کہ جو چیز آپ نے روپے کے عوض خریدی ہے، وہ کہیں ضائع ہو جائے، اس میں کوئی کمی واقع ہو جائے، اسے کوئی آفت لاحق ہو جائے یا وہ مطلوبہ قیمت پر نہ بکے۔ بہر حال اب آپ کو قرض خواہ کی رقم یہ شے بیچ کر اس کی قیمت میں سے ادا کرنی ہے۔ اس صورت میں معاملہ مکان کے کرایے والا نہیں رہتا، بلکہ اس میں کئی طرح کے خطرات شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر متعین مدت میں متعین اضافہ بالکل ناجائز ہے۔